السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(کیاڈاڑھی سفید رکھنا مناسب نہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ڈاڑھی سفید رکھنا غلط ہے۔ ڈاڑھی رنگنے کے متعلق فرمانِ رسول کی وضاحت کیا ہے؟ (نسیم الحق طیب، الہ آباد) (۸مارچ ۱۹۹۶ء

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

داڑھی کو رنگنا اور اپنی اصلی حالت پر رہنے دینا دونوں طرح جائز ہے۔ حافظ ابن حجر رسول اللہﷺ کے عمل کے بارے میں بحث کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

''وحاصلہ ان من جزم انہ خضب کمافی ظاہر حدیث ام سلمۃ وکمافی حدیث ابن عمر الماضی قریباًانہ صلی اللہ علیہ وسلم خضب بالصفرۃ حکی ماشاہدہ، وکان ذلک فی بعض الاحیان ومن نفی ذلک کأنس فھو محمول علی الاکثر الاغلب من حالہ'' ((فتح الباری:۱۰/۳۵۴

''حاصل بحث یہ ہے کہ جس نے اس بات کا جزم کیا ہے کہ آپﷺ نے بالوں کو رنگا ہے جس طرح ام سلمہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی احادیث میں ہے، کہ آپﷺ نے بالوں کو زرد بنایا انھوں نے جس شے کا مشاہدہ کیا اسے بیان کیا ہے۔ اور یہ عمل بعض اوقات میں ہے اور جس نے نفی کی ہے جس طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں تو یہ آپﷺ کی اغلب اور اکثر حالت پر محمول ہے۔ اور جو لوگ داڑھی سفید رکھنے کو غلط سمجھتے ہیں، سابقہ توجیہ کی بناء پر ان کا خیال غیر درست ہے۔ بلکہ امام طبری رحمہ اللہ نے یہاں تک کہا ہے، اگر کسی علاقہ میں لوگ داڑھیوں کو رنگتے نہ ہوں، اور رنگنے والا انسان منفرد حیثیت کا حامل نظر آئے تو اس کے حق میں فعل ہذا کو ترک کرنا اولیٰ ہے۔'' (فتح الباری:۱۰/۳۵۵)

اور یہود و نصاریٰ کی مخالفت میں بال رنگنے والی روایت کو اہل علم نے صرف استحباب پر محمول کیا ہے اس طرح کے شریعت میں تیس سے زائد احکام موجود ہیں، اُن سے بالوں کو سیدھا چھوڑنے کے بجائے مانگ نکالنا ہے۔ لیکن بعد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے دونوں طرح ثابت ہے۔ کچھ اس طرح کا معاملہ محل نزاع میں ہے کہ بالوں کو رنگنا اور ترک کرنا دونوں طرح جواز منقول ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب اللباس:صفحہ:462

محدث فتویٰ